بات کی پروا نہیں حالانکہ فرانس میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے جس کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہے یہ ایک انتہائی افسوسناک باعث شرم بات ہے کہ ہمارے خلاف یہود و ہنود اور صلیبی قوتیں اس طرح نبرد آزما ہوں اور ہم بے حس و حرکت اور ساکت و جامد کھڑے رہیں۔ ان شیطانی حرکات کے مقابلے میں اگر ہمارے حکمران کچھ عملی اقدامات اٹھاتے تو ان یورپی ممالک کو ایسی حرکات کرنے کی جرات نہ ہوتی اگر صرف یہ قانون پاس کیا جائے کہ ہمارے ملک میں کوئی بھی عورت خواہ اس خاتون کا کسی ملک سے تعلق ہو بغیر برقعہ کے داخل نہیں ہوسکتی اور اس قانون کی خلاف ورزی قابل تعزیر جرم تصور ہوگا۔ تو اس قانون کا اثر ضرور بالضرور ثابت ہوگا۔ اسی طرح اگر ہمارے دولت مند حکمران اپنی رقوم ان مغربی ممالک کے بینکوں سے نکالیں تو ان کی معیشت کا جنازہ نکل جائے گا۔ وہ خود گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ لیکن اس کے لئے ایمانی حرارت اور ملی حمیت کی ضرورت ہے۔ جس کو ہر یکتا سے ہمارے حکمران عاری ہیں۔ ہم اللہ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اے اللہ تو ہی امت مرحوم پر رحم فرما' تو ہی اپنے دین مبین اور ناموس خاتم النبیین کی حفاظت فرما۔

اے خاصہء خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری اس وقت عجب آن پڑا ہے

---

# جناب اجمل خٹک کا سانحہ ارتحال

گزشتہ دنوں ملک کے مشہور ادیب' دانشور' افسانہ نگار' شاعر اور قوم پرست سیاستدان جناب اجمل خٹک نے ۸۵ برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا اور یوں آپ متنوع اور مختلف جہات پر محیط زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ آپ کا مولد و مدفن صوبہ سرحد کا تاریخی قصبہ اکوڑہ خٹک ہے۔

ابتدا اور بچپن ہی سے آپ کو تعلیم کے ساتھ شغف رہا۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ نے آپ کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا اور ان کی طرف بھرپور توجہ دی۔ آپ حضرت شیخ الحدیثؒ کے خطوط کے جوابات بھی لکھتے رہے اور بلاناغہ آپ کی صحبت میں شرکت کرتے۔ دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ دستار بندی کے جلسوں میں نہ صرف شریک ہوجاتے بلکہ اسی دوران اجتماع میں مشاعرے کا اہتمام بھی ہوتا۔ جس میں علاقے کے مشہور اور معروف شعراء شرکت کرتے۔ اسی مشاعرے کے آپ روح رواں ہوتے۔ بنیادی طور پر تو آپ کا طبعی رجحان اسی تعلیم و تدریس کی طرف تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ سیاسیات میں بھی سرگرم رہے۔ چنانچہ اپنے نوجوانی کے دور ہی سے آپ باچا

خان کی تحریک خدائی خدمت گار سے وابستہ ہوئے۔ سیاست اور ادب آپ کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن کی تعداد تقریباً دو درجن ہے۔ اپنے مخصوص نظریات کی وجہ سے آپ کو پس دیوار زنداں بھی رہنا پڑا اور تقریباً ۱۶ سال تک افغانستان میں جلاوطنی کی زندگی گزار دی۔

۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں نوشہرہ کے حلقہ سے عوامی نیشنل پارٹی A.N.P (اس وقت کی نیشنل عوامی پارٹی) کی طرف سے آپ کو امیدوار نامزد کیا گیا۔ جبکہ جمعیت نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کو اسی حلقہ سے انتخابات لڑنے کے لئے ٹکٹ دیا گیا۔ اور یوں یہ حلقہ ملک و بیرون ملک خصوصی اہمیت اختیار کر گیا۔ انتخاب کا نتیجہ حضرت الشیخ رحمہ اللہ کے حق میں نکلا۔

طویل جلاوطنی گزارنے کے بعد جب آپ اکوڑہ خٹک تشریف لائے تو دارالعلوم کے ساتھ اپنا رشتہ استوار رکھا۔ مجلہ الحق کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے اور اس کے مقالات ومضامین کی تحسین کرتے' اگرچہ آپ کی صحت کمزور ہو چکی تھی اور بیمار رہتے لیکن جامعہ حقانیہ کی خصوصی تقریبات میں آپ تشریف لاتے اور گاہے بگاہے اپنے اشعار بھی سناتے۔ گزشتہ سات آٹھ سال سے وہ عملی طور پر سیاست سے کنارہ کش ہو چکے تھے البتہ بیماری اور ضعف ونقاہت کی باوجود ادبی محافل میں حاضر ہوتے۔

آپ کی اس خوبی سے انکار کی گنجائش نہیں کہ ایک غریب گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود آپ نے اپنی محنت اور لگن سے اپنے لئے ملکی تاریخ میں بڑا نام پیدا کیا۔ گویا وہ سیلف میڈ انسان تھے۔

آپ نے مختلف عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود ( کیونکہ ممبر قومی اسمبلی بھی منتخب ہوئے اور سینٹر بھی رہے' اسی طرح ۱۹۷۳ء میں سرحد کابینہ میں وزیر بھی رہے ) پر تعیش زندگی گزارنے کا اہتمام نہیں کیا۔ اور نہ کوٹھیاں اور محلات تعمیر کروائے۔ اکوڑہ خٹک میں اپنے تین چار مرلہ کے سادہ سے گھر میں تادم واپسیں مقیم رہے۔ آپ کی ان خوبیوں کا اعتراف آپ کے ساتھ سیاسی مخالفت رکھنے والے بھی کرتے ہیں۔

بہرحال آپ کی وفات سے ایک عہد ایک تاریخ کا خاتمہ ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ میں حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ اور اراکین مدرسہ واساتذہ کرام نے شرکت کی۔ ادارہ آپ کے پسماندگان کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

---